Script # 1

"جماعت المومنین یعنی کلیسیا"

ندیم: (چیزیں گرنے کی آوازیں)۔ پروین کیا بات ہے؟ بہت تیز جا رہی ہو چیزیں بھی گر رہی ہیں۔

پروین: ندیم فکر مت کرو۔ جب کوئی شخص خوش ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے۔ میں یقین نہیں کر سکتی کہ آج ہمارا خواب پورا ہونے والا ہے

ندیم: پروین تم بالکل سہی کہہ رہی ہو۔ میں بھی بہت خوش ہوں۔ میرا بھی ہمیشہ یہ خواب رہا ہے کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں کلیسیا شروع کریں گے۔ اور یہ خواب آج پورا ہونے کو ہے جب ہم پہلی عبادت شروع کریں گے۔

پروین: ندیم میرا یقین کرو۔ میں بہت خوش ہوں۔ آج تو میرے ساتھ کام کرنے والے بھی یہ کہہ رہے تھے کہ میں بہت خوش ہوں۔

------دروازہ کھلتا ہے------

ناصر: ہیلو ابو کیسے ہیں۔ امی کیسی ہیں؟

پروین: ناصر بیٹا ہم ٹھیک ہیں۔

ندیم: ناصر! آج کالج کیسا رہا؟

ناصر: ابو خدا کی تعریف ہو۔ بہت اچھا رہا۔(pause) ابو، کل آپ بتا رہے تھے کہ کوئی خاص بات ہو رہی ہے ابو وہ کیا بات ہے؟

ندیم: ہاں بیٹا! وہ خاص بات ہے۔ کیونکہ تمہاری امی اور میں ہمیشہ اِس کے بارے میں خواب دیکھتے رہے ہیں۔

ناصر: ابو کیا ہے وہ بات؟ میں بے تاب ہو رہا ہوں۔

ندیم: بیٹا آج پہلی بار جماعت یعنی کلیسیاء ہمارے گھر میں اکٹھی ہوگی۔

ناصر: سچ مچ۔ یہ تو واقعی حیرانی کی بات ہے۔ آپ نے کتنی بار میرے ساتھ اِس کا ذکر کیا تھا۔ ابو، کیا صرف ہم ہی ہوں گے یا کوئی اور بھی آ رہا ہے؟

ندیم: تمہارے انکل زیدی بھی ہمارے ساتھ ہونگے۔

ناصر: زیدی صاحب؟ میں اُن سے بہت پیار کرتا ہوں۔ ابو کیا یہی وجہ تھی کہ آپ دونوں مل کر بہت دُعا کر رہے تھے۔

ندیم: ہاں بیٹا! ہم اِسی بات کے لئے دُعا کر رہے تھے۔ اور آج یہ بات ہمارے سامنے حقیقت بن کر آ گئی ہے۔

پروین: اور بیٹا! ہم ہر ہفتے ملا کریں گے۔ ندیم! کیا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔

ندیم: ہاں پروین۔ ہم ہر ہفتے اِسی وقت ملا کریں گے۔ ہم کتابِ مقدس بائبل میں سے بہت سی باتوں کے بارے میں سیکھیں گے۔ اور ہم جانیں گے کہ کس طرح اِنہیں اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرنا ہے۔ ہم کچھ درخواستوں کیلئے دعا بھی کیا کریں گے۔

(دروازے کی گھنٹی)

ندیم: یہ ضرور زیدی صاحب ہونگے۔ ناصر۔ دروازہ کھولو۔

ناصر: اچھا ابو (pause) (دروازہ کھلتا ہے) (off mic) زیدی صاحب اندر آ جائیں۔ (coming on mic) انکل آپ کیسے ہیں۔

زیدی: (مائیک کی طرف آتے ہوئے) میں ٹھیک ہوں ناصر۔ تمہارا کیا حال ہے۔

ناصر: میں بھی ٹھیک ہوں انکل

ندیم: آیئے زیدی صاحب، تشریف رکھیں

زیدی: (بیٹھتے ہوئے) شکریہ ندیم صاحب، پروین بہن آپ کیسی ہیں؟

پروین: میں ٹھیک ہوں۔خدا کی تعریف ہو۔آپ کیسے ہیں اور آپ کی بیوی نایملہ کا کیا حال ہے۔

زیدی: وہ بالکل ٹھیک ہے۔اور ندیم صاحب آپ کا کیا حال ہے۔

ندیم: میں بالکل ٹھیک ہوں۔زیدی بھائی۔خدا کا شکر ہو۔آپ وقت پر آ گئے۔

زیدی: ندیم۔شاید میں اپنے دوسرے کاموں میں وقت کی اتنی پابندی نہیں کرتا لیکن اس کام کیلئے وقت کا پابند رہونگا۔کیونکہ میں بھی بہت عرصے سے اِس وقت کا انتظار کر رہا تھا۔

ندیم: تو کیوں نہ ہم شروع کریں۔

پروین: کیوں نہیں ! ضرور شروع کرتے ہیں۔مگر پہلے چائے نہ ہو جائے؟

ناصر: امّی میں چائے لے کر آتا ہوں۔

ندیم: اور اس سے پہلے کہ ہم شروع کریں۔چائے پیتے ہیں اور یہ گیت سنتے ہیں۔

(ٹیپ سے گیت سُنایا جاتا ہے۔دل میں میرے آ مسیحا۔تروفینہ)

پروین: زیدی بھائی یہ بسکٹ بھی لیں۔

زیدی: شکریہ۔پروین بہن۔(گیت ختم ہوتا ہے)

ندیم: آیئے ہم اپنی جماعت کی پہلی عبادت شروع کریں۔ہم گیت گاتے اور اپنے خُداوند کے نام کی حمد کرتے ہوئے اُس سے کہیں کہ ہماری اِس عبادت پر حُکمرانی کرے اور توفیق بخشے کہ ہم اُن کاموں سے لطف اندوز ہوں جو ہم اکٹھے ہو کر کرنے والے ہیں۔ہم گیت گائیں گے۔(بادشاہوں کا بادشاہ ہے) ناصر آپ ہارمونیم بجائیں۔

ناصر: ٹھیک ہے ابو۔

تمام: (گاتے ہوئے) (بادشاہوں کا بادشاہ ہے)

ندیم: آئیں ہم سب دعا کریں۔خُداوند تیرا شکر ہو۔تُو عظیم خُدا ہے۔اے خُدا میں تُجھے جلال دیتا ہوں۔اور اپنی آج کی عبادت کیلئے تیرا شکر کرتا ہوں۔ہماری کلیسیاء یعنی اِس جماعت کے لئے تیرا شکر ہو۔جو ابھی شروع ہوئی ہے۔خُداوند تیرا شکر ہو۔کیونکہ تُو نے ہمارا خواب پورا کر دیا ہے۔اور تیرا شکر ہو کہ تُو ہمارے درمیان ہے۔ہمیں برکت دے۔عیسیٰ المسیح کے نام میں آمین۔

تمام: سب مل کر۔آمین۔

ناصر: ابو میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

ندیم: ہاں ناصر!پوچھو

ناصر: ابو!کلیسیا یعنی جماعت کا مطلب کیا ہے؟ کیا کسی گھر میں کلیسیاء ہو سکتی ہے۔

ندیم: یہ بہت اچھا سوال ہے لیکن اِس کا جواب دینے سے پہلے کیوں نہ ہم لفظ "کلیسیاء" کی تعریف سن لیں کون بتائے گا کلیسیاء کیا ہوتی ہے۔

پروین: میں بتاتی ہوں کلیسیا لوگوں کی وہ جماعت ہے جو عیسیٰ مسیح کے نام میں جمع ہوں اور جن کا مقصد عیسیٰ مسیح کے نام کو عزت ہو۔

ندیم: پروین بالکل ٹھیک۔لفظ کلیسیاء یونانی زبان کے لفظ اکلیسریاء سے نکلا ہے۔جس کے معانی ہیں، "لوگوں کا گروہ"۔اِس لئے کلیسیا یا جماعت اُن لوگوں کا گروہ ہے جو عیسیٰ مسیح کے نام پر اکٹھے ہوں۔کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت۔اور اُن کا مقصد عیسیٰ مسیح کے نام کو عزت دینا ہوتا ہے۔جب ہم اِس کی تعریف کو سمجھ لیں گے تو ہمارے لئے یہ سمجھنا بہت آسان ہو گا کہ وہ لوگ جو عیسیٰ مسیح کے نام میں دُعا کرنے اور گیت گانے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔"کلیسیاء یا جماعت المومنین" کہلاتے ہیں۔

ناصر: ابو!یہ تعریف مجھے نئی لگتی ہے۔میرا مطلب ہے کسی نے کبھی کسی گھر میں کلیسیائی

عبادت کے بارے میں نہیں سُنا۔ابو آپ کا کیا خیال ہے؟

ندیم: کون کہتا ہے۔ناصر کتاب مقدس بائبل کھولیے اور رومیوں کا خط نکالیں اور اُس کے سولھویں باب کی تیسری سے پانچویں آیت تک پڑھیں۔

ناصر: میں پڑھتا ہوں(صفحہ اُلٹنے کی آواز)۔تیسری آیت میں لکھا ہے۔ "پرسکلہ اور اکلہ سے میرا سلام کہو۔وہ مسیح یسوع میں میرے ہم خدمت ہیں" اور پانچویں آیت کہتی ہے اور اُس کلیسیاء سے بھی سلام کہو جو اُن کے گھر میں ہے۔

ندیم: ناصر یہی سب کچھ نہیں۔اعمال کے دوسرے باب کی چھیالیسویں آیت بھی دیکھیں (صفحہ اُلٹنے کی آواز) یہاں عیسیٰ مسیح کے شاگردوں کے بارے میں لکھا ہے۔اور ہر روز ایک دِل ہو کر ہیکل میں جمع ہُوا کرتے تھے۔"اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دِلی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔اور خُدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے"۔

ندیم: جو آپ نے ابھی کہا، اِس سے ہم سمجھتے ہیں عیسیٰ مسیح کے شاگردوں کے پاس ملنے کے لئے خاص جگہ نہ تھی۔بعض اوقات وہ ہیکل یعنی خاص عبادت گاہ میں ملتے تھے۔اور کسی دوسرے وقت میں وہ کسی گھر میں ملتے تھے۔مُجھے یاد ہے کہ وہ ایک دفعہ بی بی مریم کے گھر میں ملے جو حضرت یوحنا مرقس کی ماں تھیں۔کیونکہ وہ حضرت پطرس کے لئے دُعا کر رہے تھے جبکہ وہ قید میں تھے۔

ندیم: ہاں پروین۔اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ عیسیٰ مسیح خاص جگہوں میں اپنے شاگردوں سے نہیں ملتے تھے۔وہ اُنہیں دور دراز جگہوں میں لے جاتے تھے اور بعض اوقات وہ بالا خانے میں ملتے تھے۔اور جس رات وہ پکڑوائے گئے وہ اُن سے زیتون کے پہاڑ پر مل رہے تھے۔پس کلیسیا یا جماعت المومنین کیلئے کوئی جگہ یا وقت مقرر نہیں ہے۔

ناصر: لیکن ابو ہماری تعداد تو اتنی کم ہے کہ ہم اِسے کلیسیا نہیں کہہ سکتے۔

ندیم: ناصر سب سے اہم چیز کلیسیا کیلئے تعداد نہیں ۔ بلکہ عیسیٰ مسیح کا اُن کے بیچ ہونا ضروری ہے ۔ کیا یہ سہی نہیں؟

ناصر: ہاں یہ سب سے اہم شرط ہے اور آپ یقیناً جانتے ہیں کہ جہاں دو یا تین شخص اُن کے نام پر اکٹھے ہوں ۔ وہاں وہ موجود ہوتے ہیں ۔ یہ بڑی خاص سچائی ہے جسے ہم پورے طور پر سمجھ نہیں سکتے ۔

ندیم: ناصر آپ نے ٹھیک کہا عیسیٰ مسیح حضرت متی کی معرفت لکھی گی انجیل اُس کے اٹھارہویں باب کی بیسویں آیت میں یوں فرماتے ہیں "جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں ۔

پروین: واہ ۔ خُداوند کو اپنی پوری شان کے ساتھ اپنے درمیان اِس عبادت میں پانا بہت بڑا اعزاز ہے ۔ میں چاہوں گی کہ ہم گائیں ۔

(تیری حضوری کا بادل زور سے برسے)

ندیم: آئیں اِس گیت کو اکٹھے گائیں ۔

تمام لوگ: گیت (تیری حضوری کا بادل زور سے برسے)

ندیم: زیدی صاحب آپ دعا کریں ۔

زیدی: اچھا ندیم بھائی ۔ ہم دعا کریں ۔ اے عیسیٰ مسیح! ہم تجھے جلال دیتے ہیں کیونکہ تُو پوری شان کے ساتھ ہمارے درمیان ہے ۔ سچ مچ ہمارے لئے یہ اعزاز کی بات ہے ۔ ہم تیری اطاعت قبول کرتے ہیں ۔ یہ وقت ہم تجھے پیش کرتے ہیں اور تیرا نور دیکھنے کے منتظر ہیں ۔

سب: آمین یعنی جماعت

ندیم: شکریہ زیدی بھائی! اب آئیں ہم کلیسیاء کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ کلیسیاء ہمارے خُداوند کا گھر اور ہیکل یعنی عبادت کی خاص جگہ بھی

ہے۔عیسیٰ مسیح کے رسول حضرت پولوس کہتے ہیں، کہ ہم خُدا کا مقدس ہیں۔اِسکا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم کلیسیا یعنی مقدس جماعت ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دل و دماغ میں یہ خیال کوٹ کوٹ کر بھر جائے کہ ہم کلیسیاء ہیں۔اور دوزخ کے دروازے عیسیٰ مسیح کی کلیسیاء کو برباد نہیں کر سکتے۔

ناصر: تو ابو کیا جب میں یہ کہتا ہوں۔"میں چرچ جا رہا ہوں"۔اِس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ میں ایمانداروں کے ساتھ اپنے خُداوند کی عبادت کے لئے جا رہا ہوں۔کیا یہ ٹھیک ہے؟

ندیم: ہاں ناصر۔یہ سچ ہے اور میں خوش ہوں کہ خُداوند نے ہمارے لئے یہ ظاہر کیا اور واضح کر دیا۔

زیدی: ندیم بھائی میں محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی ہے جو اس وقت بہت غصے میں ہے۔

ندیم: زیدی بھائی آپ کا مطلب شیطان سے ہے؟

زیدی: ہاں ندیم، شیطان نہیں چاہتا کہ ہم یہ جان جائیں کہ ہم کلیسیا یعنی عیسیٰ مسیح کے سچے پیروکاروں کی جماعت ہیں وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ ہم عیسیٰ مسیح کے اختیار سے اُس پر غالب آئیں اور کلیسیاء کی تعداد بڑھے۔

پروین: لیکن بہت جلد ایسا ہوگا۔خُداوند روز بروز اپنی کلیسیاء بڑھائے گا۔ہم ہر روز دُعا مانگیں گے کہ خُدا اپنی بادشاہت میں زیادہ سے زیادہ ایسے لوگ لائے جو شیطان کی بادشاہت کو چھوڑ کر کلیسیاء کے طور پر رہیں۔

ندیم: ہاں پروین۔یقیناً ایسا ہو گا۔ میں اُن باتوں کو زیرِ بحث لانا چاہتا ہوں۔جو ہمیں اُس وقت کرنی چاہئیں جب ہم ایک کلیسیا یا جماعت کے طور پر ملتے ہیں۔آئیں کتاب مقدس بائبل میں سے اعمال کی کتاب کے دوسرے باب کی بیالیسویں آیت سے پڑھنا شروع کریں۔(صفحہ اُلٹنے کی آواز)

اعمال 2 باب 42 آیت میں لکھا ہے۔"اور رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں مشغول رہے"۔اور آیت نمبر 47 میں لکھا ہے "اور خُدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے"۔آپ کے خیال مے یہ باتیں کیا ہیں؟

زیدی: ندیم بھائی! یہاں بہت سادہ اور صاف بات ہے جو ایماندار کیا کرتے تھے جب وہ ملتے تھے۔وہ۔"خُدا کی حمد کرتے تھے"۔اِسلئے جب ہم بھی اکٹھے ہوں اہم ترین باتوں میں سے ایک جو ہمیں کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ خُدا کی حمد کریں کیونکہ جب ہم حمد کرتےہیں۔ہم خدا کی لامحدود صفتوں کا بیان اور اُس کی کلیسیاء کا اعلان کرتے ہیں۔

ندیم: بالکل ٹھیک اور زیدی صاحب،ایک اور چیز جو ہمیں کرنی چاہیے۔وہ رسولوں کی تعلیم پانا ہے۔

ناصر: لیکن ابو ہم کس طرح یہ کرسکتے ہیں۔

ندیم: ناصر،سادہ سی بات ہے۔جب ہم کتابِ مقدس بائبل سے پیراگراف پڑھتے ہیں ہمیں چاہیے کہ سیکھنے کے لئے اِس پیراگراف پر غور وخوص کریں کہ کس طرح اِسے اپنی زندگی میں لاگو کرسکتے ہیں۔

پروین: ندیم ایک اور کام ہے جو کلیسیاء کیا کرتی تھی۔وہ دُعا ہے۔جب ہم مختلف موضوعات کے بارے میں خُدا سے باتیں کرتے ہیں یا اُس سے کُچھ خاص چیزیں مانگتے ہیں یہ دُعا ہے۔ کتابِ مقدس بائبل میں لکھا ہے، "اگر دو ایماندار کسی بات پر متفق ہوں تو خُدا اُن کی دُعاؤں کا جواب دیتا ہے"۔دُعا ہمارے اور خُدا کے درمیان تعلق ہے۔دُعا کے وسیلے سے ہم خُدا سے ساری چیزوں کے بارے میں بات چیت کرسکتے ہیں جِن کا تعلق عیسیٰ مسیح سے ہوتا ہے جو کلیسیاء کا سر ہے۔

ناصر: ابو میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ اعمال کی کتاب میں سے آیت پڑھ رہے تھے تو

آپ نے لفظ رفاقت کا ذِکر کیا تھا۔ کتابِ مقدس بائبل کی اس سے کیا مراد ہے۔

ندیم: ناصر رفاقت وہ وقت ہے جب ہم اپنے تجربات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ ہم اُن اچھی باتوں میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں جو خُداوند ہماری زندگیوں میں کر رہا ہوتا ہے۔

ناصر: بیشک کلیسیائی زندگی ایک عظیم زندگی ہے۔

پروین: اور بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ سب جو ایمان لاتے تھے اپنی ساری چیزوں میں ایک دوسرے کو شریک کرتے تھے۔ کتابِ مقدس بائبل اعمال کی کتاب کے تیسرے باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ کوئی محتاج نہ تھا۔ کیونکہ وہ سب ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے ایک بدن کی طرح رہ رہے تھے۔

زیدی: ندیم صاحب میں بہت خوش ہوں ہم نے ایک کلیسیاء کی طرح ملنا شروع کر دیا ہے۔

ندیم: (زیدی صاحب) میں بھی خوش ہوں۔ کیوں نہ وہی گیت ایک بار پھر سنیں جو شروع میں سنا تھا۔ "دل میں میرے آ مسیحا"۔

زیدی: ضرور ضرور

(ٹیپ کی آواز) گیت

ندیم: بہت خوبصورت گیت ہے۔ زیدی بھائی اِس سے پیشتر کہ ہم اِس عبادت کو ختم کریں۔ کیوں نہ دعا کر لی جائے۔

زیدی: ندیم بھائی میں چاہوں گا کہ میری بیوی نائلہ کے لئے ہم مل کر دعا کریں تا کہ وہ عیسیٰ مسیح کو اور ابدی زندگی کو جان جائے۔ جب وہ ایسا کرے گی تو میری خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔

ندیم: زیدی صاحب ہمارا خدا ہماری دُعائیں سُنتا ہے وہ ضرور آپ کی بیوی نائلہ کے لئے ہماری اِس دُعا کو سُنے گا۔ پروین آپ نائلہ کیلئے دعا کریں۔

پروین: اے خدا! ہم سب مل کر تیری منت کرتے ہیں کہ تو نائلہ کو اپنی پہچان بخش دے۔ اُسے نئی زندگی عطا کر، عیسیٰ مسیح کے نام میں تمام لوگ: آمین۔

(دل میں میرے آ مسیحا music)